Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ :۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

خطبہ ۱۰

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱؍

یوم پنجشنبہ

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۱۱ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء نمبر ۲۱۴

قائد اعظم نے زندگی کے تمام معرکے تن تنہا سر کئے

"قائد اعظم نے زندگی کے تمام معرکے عزم راسخ اولوالعزمی اور پامردی کے ساتھ تن تنہا سر کئے۔ وہ جس بات کو صحیح سمجھتے تھے۔ اس سے ان کو والہانہ لگاؤ۔ اور اپنے نصب العین سے ناقابل شکست عقیدت کو کم فہم لوگ غلطی سے ضد تصور کرتے تھے۔ ان کے عزم میں اس قدر بلندی تھی۔ کہ وہ اپنے غم و اندوہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ انہوں نے تمام مصائب و آلام کا صبر و سکون اور تحمل و حوصلہ سے تن بہ تقدیر مقابلہ کیا۔ اور اس وقت تک سینہ سپر رہے۔ جب تک مرض نے قابو نہ پالیا۔ جب انہوں نے دوسروں کو شریک کیا۔ تو معاملہ حد سے زیادہ گذر چکا تھا۔ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ اگر اس وقت بھی ان کے بس میں ہوتا۔ تو وہ تن تنہا سینہ سپر رہتے۔"

(فاطمہ جناح)

(سوفت روزہ قندیل ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ء)

خدام الاحمدیہ لاہور سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خطاب فرمائیں گے

مورخہ ۱۱ ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں خدام الاحمدیہ کا ماہوار اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں علاوہ دیگر تقاریر کے صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی حالات حاضرہ کے سلسلے میں خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

تمام خدام وقت مقررہ پر ضرور جلسے میں تشریف لائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کو پریس بوجہ یوم وفات قائد اعظم بند رہے گا۔ اس وجہ سے ۱۲ ستمبر ۱۹۵۲ء کا پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ لہذا قارئین الفضل و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں (منیجر الفضل لاہور)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خراب ہے۔ پرسوں سے حرارت ہے۔ تین دفعہ بائیں بازو پر خفیف فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔ بازو بے حس ہو جاتا ہے۔ پوری طرح حس نہیں ہوتا۔ ہر روز کوئی گھنٹہ بھر تکلیف رہتی ہے۔"

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

—لاہور ۱۰ ستمبر: مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج کچھ سانس کھچ کر آنے کی تکلیف رہی باقی حالت بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

حکومت کی طرف سے کپاس کے برآمدی محصول میں نمایاں تخفیف کا اعلان

دیسی اور کوملا روئی پر سے محصول بالکل ہٹا دیا گیا۔ باقی قسموں پر بھی محصول میں ۵۰ فی صدی کمی

کراچی ۱۰ ستمبر: مرکزی حکومت نے کپاس کے برآمدی محصول میں نمایاں تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ تازہ فیصلہ کے مطابق کل سے سندھ اور پنجاب کی دیسی اور کوملا روئی پر سے برآمدی محصول ہٹا دیا جائے گا۔ نیز باقی قسموں پر بھی محصول کم ہو کر پہلے کی نسبت نصف رہ جائیگا۔ اسی طرح حکومت نے ۵۳-۱۹۵۲ء کے لئے بھی فصل تیار ہونے سے پہلے پیشگی سودے کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ دو ماہ قبل حکومت نے پیشگی سودوں کی اجازت نہ دینے کا اعلان کیا تھا۔ تاجروں نے حکومت کی اس نئی پالیسی کو بہت سراہا ہے۔ چنانچہ پاکستان کاٹن ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر بشیر احمد نے کہا ہے۔ کہ حکومت کی نئی کاٹن پالیسی بہت فیاضانہ ہے۔ اس کی وجہ سے کاٹن کی تجارت میں بہت اضافہ ہوگا۔ اور بیرونی منڈیوں میں پاکستانی روئی کا پلہ بھاری رہے گا۔ کاٹن ایسوسی ایشن کے نائب صدر مسٹر اے۔ آر کوہاری نے کہا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام نہایت مناسب ہے۔ اس سے کپاس کی تجارت میں اعتماد بحال ہوگا۔ اور کاشتکاروں کو بھی اچھی قیمتیں ملیں گی انہوں نے اناج اور نقد فصلوں میں توازن رکھنے پر بھی زور دیا۔ قاسم عثمان منڈی والے نے بھی نئی پالیسی کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کاشتکار اور تاجر دونوں کی پریشانیاں دور ہوں گی۔ اور بیرونی منڈیوں میں پاکستانی روئی بآسانی مقابلہ کر سکے گی۔

ایران اور مصر برطانیہ سے اپنے جھگڑے طے کرنے کیلئے نئی تجاویز تیار کر رہے ہیں

لندن ۱۰ ستمبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ ایران اور مصر برطانیہ سے اپنے جھگڑے طے کرنے کے لئے بعض نئی تجاویز کا مسودہ تیار کر رہے ہیں۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت اس بارے میں ایک نئی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ لیکن محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ چونکہ حکومت سیاسی اقتصادی اور معاشرتی اصلاحات کے نفاذ میں مصروف ہے۔ اس لئے برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے میں سر دست فوری کارروائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح ڈاکٹر مصدق کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ تجاویز کے جواب میں امریکی دفتر خارجہ کے نام ایک اور تفصیلی خط لکھ رہے ہیں جس میں وہ ایران کی طرف سے بعض نئی تجاویز پر بھی روشنی ڈالیں گے کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ ایران نے کل کی ملاقات میں ڈاکٹر مصدق کو ہدایت کی ہے کہ وہ تیل کا جھگڑا جلد طے کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آج تہران میں ایرانی پارلیمنٹ کا ایک نجی اجلاس ہوا۔ حاضری کم ہونے کی وجہ سے نجی حیثیت میں اجلاس کرنا پڑا۔ باضابطہ اجلاس آئندہ منگل کو ہوگا۔

مسئلہ کشمیر پر مزید بات چیت

جنیوا ۱۰ ستمبر: آج یہاں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر گوپالا سوامی آئنگر کے درمیان مسئلہ کشمیر پر مزید بات چیت ہونے والی تھی۔

۱۶۰ زمیندار گرفتار کر لئے گئے

ملتان ۱۰ ستمبر: ضلع ملتان میں حکومت نے ایسے قریباً ۱۶۰ زمینداروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہوں نے اپنے فاضل اناج کی حکومت کو اطلاع نہیں دی تھی۔ ضلع کے حکام نے دو ہفتہ کے اندر اندر ۳ لاکھ ۲۵ ہزار من گیہوں فراہم کیا ہے۔

حکومت کو اس سے کوئی سروکار نہیں کہ تم کس مذہب کس فرقے یا کس عقیدے سے تعلق رکھتے ہو

پاکستانی شہریوں کی مساوی حیثیت کے متعلق قائد اعظم کا تاکیدی فرمان

"اب تم آزاد ہو۔ تم سب کو پوری آزادی ہے۔ کہ اپنے مندروں۔ مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جاؤ۔ تمہارا تعلق کسی مذہب کسی فرقے۔ کسی عقیدے سے کیوں نہ ہو۔ حکومت کو اس سے سروکار نہیں۔ ہم اپنے کام کی بنیاد اسی اصول پر رکھ رہے ہیں۔ کہ ہم سب ایک مملکت کے شہری اور مساوی حیثیت کے شہری ہیں۔ تم اس خیال کو اپنا نصب العین بناؤ۔ اور تم دیکھو گے کہ تھوڑے ہی دنوں میں نہ ہندو ہندو رہیگا نہ مسلمان مسلمان۔ مذہبی نقطہ نظر سے نہیں۔ اسلئے کہ ہر شخص کا مذہب اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ بلکہ سیاسی نقطہ نظر سے جسکے مطابق ہر فرد اس مملکت کا آزاد شہری ہے۔" (کراچی ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

(منقول از "الحمرا" لاہور بابت ماہ اگست ۱۹۵۲ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

نمبر ۳۰

مساجد ذکر الٰہی کیلئے ہوتی ہیں۔ انہیں اسی غرض کے لئے استعمال کرنا چاہیئے

ذکر الٰہی ان تمام باتوں پر مشتمل ہے جو انسان کی ملّی سیاسی۔ علمی اور قومی برتری او ترقی کے لئے ہوں

شریعت کے قوانین کی پابندی کی عادت ڈالو۔

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۹ اگست ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مکرم سلطان احمد صاحب [illegible] کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

پچھلے سال جولائی میں شائد ۶۔۷ تاریخ کو مجھے

درد نقرس کا دورہ

ہوا تھا اور پھر یہ دورہ ہر سال گزشتہ سالوں سے زیادہ شدید ہوتا تھا۔ لیکن اس دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تیرھواں ماہ جا رہا ہے کہ درد کا شدید دورہ نہیں ہوا۔ درمیان میں ۶۔۷ دفعہ درد کا دورہ شروع ہوا۔ لیکن دو دو چار چار دن میں ختم ہو گیا۔ اس ہفتہ میں دو دفعہ درد کا دورہ شروع ہوا ہے۔ ایک دفعہ تو جوڑوں سے شروع ہوا اور دوسری دفعہ دائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع ہوا اور باوجود اس کے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس دفعہ

درد کا دورہ

شدت اختیار کرے گا۔ لیکن دونوں دفعہ اس نے شدت نہیں پکڑی۔ پچھلی دفعہ یہ دورہ جلد ہٹ گیا تھا۔ دوسری دفعہ بھی تقریباً ہٹ گیا ہے۔ گو ابھی دائیں گھٹنے میں درد ہوتا ہے۔ گویا بیماری کی شدت کی یہ ایک نئی شکل ہے۔ جو پہلے چار پانچ سال میں نہیں تھی۔ پہلے درد کا دورہ شدت اختیار کر جاتا تھا۔ اور مہینہ مہینہ دو دو مہینے رہتا تھا۔ لیکن اس دفعہ یہ دورہ جلد ہٹ جاتا رہا۔ اور بہت خفیف ہوتا رہا۔

درد نقرس کی وجہ سے میں روزانہ نمازوں کے لئے مسجدوں میں نہیں آسکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج جمعہ کے دن میں نے نکاح کا اعلان کیا ہے۔ یوں میری صحت ایسا رنگ اختیار کر گئی ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موسم کے ٹھنڈے ہونے پر صحت ترقی کرے گی۔ ہر سال لوگ کہا کرتے ہیں کہ اس سال گرمی زیادہ ہے۔ اس وجہ سے گرمی کو زیادہ الزام نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال

میری صحت ایسا رنگ اختیار کر گئی ہے

کہ کسی موسم کا کوئی تغیر برداشت نہیں کر سکتی۔ مثلاً گذشتہ دو ماہ اس طرح گذرے جیسے لوگ کہتے ہیں نہ جیتے گزرتی ہے اور نہ مرتے گزرتی ہے۔ یوں تو ملاقات بھی کرتا تھا۔ اور دفتر سے جو کاغذات اور خطوط آتے تھے انہیں پڑھتا۔ اور ان کا جواب بھی دیتا تھا۔ لیکن تاہم میں نے کوئی اہم کام نہیں کیا۔ اور نہ میں کوئی اہم کام کر سکتا تھا۔ میری طبیعت بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ وقت کے لحاظ سے تو وقت ٹل جاتا ہے۔ مثلاً دفتری ڈاک کا لفافہ ہی آتا ہے۔ تو گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ وہی چلتا ہے۔ کیونکہ لفافہ میں ۷۰۔۸۰ خطوط اور مسلیں ہوتی ہیں۔ انہیں خالی پڑھنے کے لئے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ اگر ایک چٹھی کے پڑھنے میں دو منٹ بھی لگیں۔ اور لفافے میں پچاس کاغذات ہوں۔ تو ۱۰۰ منٹ تو یہی ہو گئے یعنی ایک گھنٹہ چالیس منٹ۔ پھر ہر کاغذ کا جواب سوچنا اور لکھنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے اگر کم سے کم وقت بھی لگایا جائے۔ تو وہ دو اڑھائی گھنٹہ سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر

ملاقات ہوتی ہے

اور دوسرے کام ہوتے ہیں۔ ملاقات بھی ایک ایک دو دو گھنٹے روزانہ لے لیتی ہے۔ پس وقت کو روزانہ لگانا پڑتا ہے۔ چاہے بیماری ہو یا تندرستی۔ لیکن تندرستی کی حالت میں جو ذہن کی صفائی ہوتی ہے۔ وہ صفائی بیماری میں نہیں ہوتی۔ تندرستی میں ذہن جلدی جلدی کام کرتا ہے واقعات کو سوچتا اور عمل کرتا ہے۔ لیکن بیماری میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا روح گھسٹتی ہوئی ایک مقام سے دوسرے مقام پر جا رہی ہے۔ اب موسم میں تغیر آ رہا ہے شائد میری صحت کے لئے کوئی بہتری کی صورت پیدا ہو جائے۔ لیکن پچھلے تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ موسم کے تغیر کے وقت اگر طبیعت اچھی ہوتی ہے تو یہ وقتی بات ہوتی ہے۔

موسم کی تبدیلی کی وجہ سے

صحت پر جو اثر پڑتا ہے وہ بہت تھوڑے وقت تک رہتا ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ سردی کا علاج آسان ہوتا ہے۔ دروازے بند کر لئے اوپر کپڑے لے لئے۔ آگ جلائی اور کام کرتے رہے۔ اور آجکل تو ایک اور چیز نکل آئی ہے اور وہ ربڑ کی بوتلیں ہیں۔ گرم پانی کی بوتل میں بھرا اور بوتل پہلو میں رکھ لی۔ اور کام شروع کر دیا۔ گویا سردی کا علاج آسان ہوتا ہے۔ لیکن گرمی میں پوری سردی حاصل نہیں کی جا سکتی ہاں سردی میں گرمی پیدا کی جا سکتی ہے۔

آج میں جماعت سے

ایک ایسے امر کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جس کی طرف باہر سے آئے ہوئے ایک نوجوان نے مجھے توجہ دلائی ہے۔ وہ نوجوان باہر سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک رقعہ لکھا ہے کہ مسجد میں لوگ آتے ہیں تو ذکر الٰہی کی بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنا وقت بھی ضائع کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے ذکر الٰہی کرنے میں بھی روک بنتے ہیں۔ پھر اس نوجوان نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ بازاروں میں لوگ نہایت بے تکلفی کی باتیں کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔

پہلے میں پہلی شکایت کو لیتا ہوں۔ میں نے متعدد بار جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ

مساجد ذکر الٰہی کے لئے ہوتی ہیں

اور انہیں اسی غرض کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ لیکن جب ہم اسلام کا اور خصوصاً قرون اولےٰ کا گہرا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے مساجد کو صرف ذکر الٰہی کی جگہ ہی نہیں بنایا۔ بلکہ بعض دنیوی امور کے تصفیہ کا مقام بھی بنایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس میں ہم دیکھتے ہیں کہ لڑائیوں کے فیصلے بھی مساجد میں ہوتے تھے۔ قضائیں بھی وہیں ہوتی تھیں۔ تعلیم بھی وہیں ہوتی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد صرف اللہ اللہ کرنے کے لئے ہی نہیں بلکہ بعض دوسرے کام بھی جو قومی ضرورت کے ہوتے ہیں مساجد میں کئے جا سکتے ہیں۔ ہاں مساجد میں خالص ذاتی کاموں کے متعلق باتیں کرنا منع ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے۔ تو وہ اس گمشدہ چیز کے متعلق مسجد میں اعلان نہ کرے اگر وہ اس گمشدہ چیز کے متعلق اعلان کرے۔ تو خدا تعالےٰ اس میں برکت نہ ڈالے۔ پس ایک طرف تو مساجد میں جنگی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ تعلیم دی جاتی ہے۔ قضائیں ہوتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف گمشدہ چیز کے متعلق اعلان کرنا مسجد میں منع کیا گیا ہے۔

اس کے معنے یہ ہیں

کہ مسجد میں جو کام ہوں وہ قومی ہوں ذاتی نہیں گویا مسجد اجتماعی جگہ ہے۔ اور وہاں ایسے کام ہو سکتے ہیں جو اجتماعی اور قومی ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جو کام وہاں ہوں وہ قومی فائدہ کے بھی ہوں اور نیکی کے بھی ہوں گویا جو کام نیک ہے اور قومی فائدہ کا ہے۔ اسے ذکر الٰہی کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔ اس کی تصدیق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی ہو جاتی ہے کہ آپ فرماتے ہیں جو شخص وضو کر کے مسجد میں آئے اور وہاں امام کے انتظار میں بیٹھے۔ خدا کے نزدیک وہ ایسا ہی ہے کہ گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قومی کام کے لئے انتظار میں بیٹھنا نماز کا قائم مقام ہوتا۔

پس مساجد خالی سبحان اللہ سبحان اللہ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ ان میں

قومی کام

بھی کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ کام امن۔ صلح اور نیکی کے ہوں۔ مثلاً اگر لوگ مسجد میں سیاسی جلسے کریں۔ اور قانون شکنی کریں۔ اور یہ کہہ دیں۔ کہ مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ ہمیں حکومت مسجد میں قانون شکنی کی وجہ سے نہ پکڑے۔ تو ان کا ایسا کہنا غلط ہوگا۔ مساجد قانون شکنی اور ناجائز کاموں کے لئے نہیں۔ بلکہ مساجد جائز قومی اجتماعوں کے لئے بنائی گئی ہیں۔ گویا مساجد میں ہر وہ کام جو اجتماعی حیثیت رکھتا ہو۔ کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ کام جو قانون کے مطابق ہو۔ صلح کی غرض سے ہو۔ قیام امن کی غرض سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے مساجد کو حکومت کے خلاف فساد کی جگہ بنانا ناجائز قرار دیا ہے۔ اور نہ صرف ناجائز قرار دیا ہے۔ بلکہ اس قسم کی مساجد کو گرا دینے کا حکم دیا ہے۔

پس ایک تو میں پھر اپنے اس مضمون کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست مساجد میں

زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی

کریں۔ لیکن میں ذکر الٰہی کو محدود نہیں کرتا۔ مساجد میں قومی اور اجتماعی کام بھی کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً مساجد ہی ہیں جن میں یہ پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کون باہر سے آیا ہے۔ فرض کرو۔ کوئی احمدی گوجرانوالہ۔ لائل پور یا ملتان سے یہاں آتا ہے۔ وہاں چونکہ آج کل شورش ہو رہی ہے۔ اس لئے قدرتاً ہر ایک احمدی کو یہ شوق ہوگا۔ کہ اسے پتہ لگے۔ کہ وہاں جماعت کا کیا حال ہے۔ اور اس کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ کیا کر رہی ہے۔ اب اگر وہ مسجد میں اس احمدی سے یہ باتیں نہیں پوچھتا۔ تو اس کا اجتماعی علم نامکمل رہ جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ اس سے دنیوی باتیں پوچھ رہا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ دنیوی باتیں نہیں۔ اگر وہ اس قسم کی باتیں پوچھتا ہے۔ تو وہ

اجتماعی اور قومی حالت

سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اور یہ ذکر الٰہی ہے۔ بظاہر تو یہ ہوگا۔ کہ اس کے لڑکے کو کسی نے طمانچہ مارا ہے۔ یا فلاں لڑکے کو سکول سے نکال دیا گیا ہے۔ یا مثلاً فلاں استانی کو سکول سے ہٹا دیا گیا ہے۔ یا کنوئیں سے پانی بھرنے سے احمدیوں کو روک دیا گیا ہے۔ لیکن یہ سب باتیں دینی ہوں گی۔ اور ذکر الٰہی کہلائیں گی۔ پس ایسے اہم امور کے متعلق مساجد میں باتیں کرنا جائز ہے۔ اور

دین کا ایک حصہ ہے

لیکن اگر کوئی اس قسم کی باتیں کرے۔ کہ تم فلاں جگہ سودا لینے گئے تھے۔ وہاں چاول کا کیا بھاؤ ہے۔ میں بھی چاول لینے وہاں جاؤں گا۔ یا آجکل قربانی کے بکرے کا کیا بھاؤ ہے۔ تو یہ قومی بات نہیں۔ اس لئے مسجد میں ایسی بات کرنا جائز ہے۔ الاماشاءاللہ کسی خاص حالت میں اگر وہ یہ پوچھتا ہے۔ کہ فلاں جگہ سے تم نے چاول خریدے ہیں۔ کیا وہاں چاول سستے ہیں۔ تا میں بھی چاول وہیں سے لاؤں۔ تو یہ ناجائز بات ہے۔ لیکن اگر کسی علاقہ میں قحط کی صورت ہے۔ اور وہ یہ پوچھتا ہے۔ کہ فلاں جگہ غذائی حالت کیسی ہے۔ چاول کا کیا بھاؤ ہے۔ دال کا کیا بھاؤ ہے۔ گندم کا کیا بھاؤ ہے۔ تو یہ باتیں جائز ہونگی۔ کیونکہ ان کا قوم اور ملک سے تعلق ہے۔ اور ان باتوں کے لئے ہی مساجد بنی ہیں۔

پس

یہ فرق یاد رکھو

کہ مساجد اصل میں ذکر الٰہی کے لئے بنی ہیں۔ لیکن ذکر الٰہی کا قائم مقام وہ کام بھی ہیں۔ جو قومی فائدہ کے ہوں خواہ وہ کھانے پینے کے متعلق ہوں۔ یا قضا کے متعلق ہوں۔ جھگڑے فسادات کے متعلق ہوں۔ تعلیم کے متعلق ہوں۔ یا کسی اور رنگ میں مسلمان قوم کی ترقی اور تنزل کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ ان کاموں کے متعلق مساجد میں باتیں کی جا سکتی ہیں۔ خواہ بظاہر یہ باتیں دنیوی معلوم ہوتی ہوں۔ لیکن دراصل یہ قوم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور دین ان سے ہی بنتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مساجد میں اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ بحثیں کیا کرتے تھے۔ اور اس قسم کے دوسرے معاملات طے کیا کرتے تھے۔ پس مساجد میں اس قسم کے کام جائز ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے ان امور کو دین کا جزو بنایا ہے۔ ہمارے دین میں ذکر الٰہی اس کا نام نہیں۔ کہ انسان اللہ اللہ کرتا رہے۔ بلکہ اگر کوئی

بیوہ کی خدمت کرتا ہے

تو وہ بھی دین ہے۔ اگر کوئی یتیم کی پرورش کرتا ہے۔ تو وہ بھی دین ہے۔ اگر کوئی شخص قوم کی خدمت کرتا ہے۔ تو وہ بھی دین ہے۔ اگر کوئی شخص جھگڑوں کو دور کرتا ہے۔ مقدمے طے کرتا ہے۔ صلح کراتا ہے۔ تو یہ بھی دین ہے۔

پس تمام وہ قومی کام جن سے قوم کو فائدہ پہنچے۔ وہ قوم کے اخلاق اور اس کی دنیوی حالت کو اونچا کریں۔ ذکر الٰہی میں شامل ہیں۔ اور ان کا مساجد میں کرنا جائز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس قسم کے کام مساجد میں ہی کیا کرتے تھے۔ مثلاً اگر کوئی مہمان آجاتا۔ تو آپ صحابہ رضؓ کو مخاطب کرکے فرماتے فلاں مہمان آیا ہے۔ تم میں سے کون اسے ساتھ لے جائے گا۔ تو ایک صحابی اٹھتا اور عرض کرتا۔ اسے میں ساتھ لے جاتا ہوں۔ یا زیادہ مہمان آتے۔ تو کوئی کہتا۔ میں ایک لے جاتا ہوں۔ میں دو لے جاتا ہوں۔ میں چار لے جاتا ہوں۔ بظاہر یہ روٹی کا سوال تھا۔ لیکن یہ دین تھا۔ اس لئے کہ اس سے ایک دینی ضرورت پوری ہوتی تھی۔

درحقیقت لوگوں نے

دین کو محدود کر دیا ہے

اور اس کے معنے اس قدر کمزور کر دیئے ہیں۔ کہ کوئی چیز دین میں باقی نہیں رہی۔ ورنہ دنیا کی سب چیزوں کو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور ان سب چیزوں سے تعلق پیدا کرنا دین ہے۔ خدا تعالیٰ براہ راست کسی کو نہیں ملتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ یتیم کی پرورش کرنے سے ملتا ہے۔ بیوہ کی خدمت کرنے سے ملتا ہے۔ کافر کو تبلیغ کرنے سے ملتا ہے۔ مومن کو مصیبت سے نجات دلانے سے ملتا ہے۔ یہ چیزیں خدا تعالیٰ کے ملنے کے ذرائع ہیں۔ یہ نہیں کہ خدا تعالےٰ نیچے اتر آتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ روحانی بینائی اور معرفت کے مطابق انسان پر ایسی حالت آتی ہے۔ کہ وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ آ گیا ہے۔ لیکن اس کا ذریعہ بیوہ کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ یتیم کی پرورش کرنا ہوتا ہے۔ یا دوسرے قومی کام کرنا ہوتا ہے۔ اور یہی دین ہے۔ اگر تم

مساجد میں ذاتی باتیں

کرتے ہو۔ مثلاً کہتے ہو۔ تمہاری بیٹی کی شادی کے متعلق کیا بات ہے۔ یا میری ترقی کا جھگڑا ہے۔ افسر مانتے نہیں میں کوشش کر رہا ہوں۔ تو یہ باتیں کرنا مسجد میں جائز نہیں۔ سوائے امام کے کہ اس کے ذمہ قوم کی خدمت ہے۔ اور نہ صرف ان باتوں کا کرنا مسجد میں جائز نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بددعا بھی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کام میں برکت نہ دے۔ اب اگر کسی شخص کو شوق ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بددعا لے۔ تو میں ایسے دلیر شخص کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اگر کسی کو یہ شوق ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعائیں لے۔ تو وہ مسجد سے نکل کر ایسی باتیں کرے۔ پس مساجد کے اندر ذکر الٰہی کرو۔ لیکن ذکر الٰہی کے وہ تنگ معنے نہیں۔ جو ملاں ملانے کرتے ہیں۔ ذکر الٰہی ان تمام باتوں پر مشتمل ہے۔ جو انسان کی ملّی۔ سیاسی۔ علمی اور قومی برتری اور ترقی کے لئے ہوں۔ لیکن تمام وہ باتیں جو لڑائی۔ دنگا یا قانون شکنی کے ساتھ تعلق رکھتی ہوں۔ خواہ ان کا نام ملّی رکھ لو۔ سیاسی رکھ لو۔ قومی یا دینی رکھ لو۔ مساجد میں ان کا کرنا ناجائز ہے۔

دوسری بات

جس کے متعلق اس نوجوان نے مجھے تحریر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بازاروں میں لوگ بے تکلف مجالس کرتے ہیں۔ اور لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اس معاملہ میں سوائے دوسرے لوگوں کی باتیں سننے کے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ میں بازار میں نہیں جاتا۔ لیکن اگر کوئی شخص بازار میں بے تکلف مجالس کرتا ہے۔ یا لڑتا جھگڑتا ہے۔ تو میرا فرض ہے کہ میں جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاؤں۔ کہ وہ اس قسم کی حرکات سے بچے رہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ

بازار میں بیٹھنا یا باتیں کرنا

پسند نہیں فرماتے تھے۔ لیکن آج کل ہم دیکھتے ہیں۔ کہ لوگ ان باتوں کو معیوب خیال نہیں کرتے۔ اور نہ صرف معیوب خیال نہیں کرتے۔ بلکہ ان باتوں کو فیشن ایبل خیال کیا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ لوگ اپنے دوستوں کو اپنے گھروں پر بلائیں۔ وہ مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ بازاروں میں کسی چبوترے پر بیٹھ کر مجلس کریں۔ وہ آپس میں بے تکلفی سے مذاق کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ اس کے اہل نہیں ہوتے۔ اور وہ اس مذاق پر لڑائی جھگڑے پر اتر آتے ہیں۔ یہ ناپسندیدہ امر ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس قسم کی مجالس اپنے گھروں پر کیا کریں۔ اپنے گھروں پر اپنے دوستوں کو بلاؤ۔ اور بے شک ان سے بے تکلفانہ باتیں کرو۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ تم سوشل نہ بنو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم ہر وقت چڑچڑاپن اختیار کئے رکھو۔ اسلام مذاق کی اجازت بھی دیتا ہے۔ اسلام سوشل بننے کو پسند کرتا ہے۔ مثلاً

اسلام کہتا ہے

کہ یہ بھی صدقہ ہے۔ کہ تمہیں کوئی دوست ملے۔ تو وہ تمہارے چہرہ پر بشاشت دیکھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام میں سوشل بننا منع نہیں۔ لیکن ہر چیز کا موقع اور محل ہوتا ہے۔ شریعت بھی کہتی ہے۔ کہ دینی اور قومی کام مسجد میں کرو۔ باقی ذاتی کام گھر میں کیا کرو۔ بازاروں میں بیٹھ کر ایسی مجالس کرنا منع ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی صحابی رضؓ نے کھانے پر بلایا۔ بعض صحابہ رضؓ بھی مدعو تھے۔ جن میں حضرت علی رضؓ بھی شامل تھے۔ آپؓ کی عمر نسبتاً چھوٹی تھی۔ اسی لئے بعض صحابہ رضؓ کو آپؓ سے مذاق کی سوجھی۔ وہ کھجوریں کھاتے جاتے تھے۔ اور گٹھلیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھتے جاتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اسی طرح کر رہے تھے۔

حضرت علی رضؓ

جوان تھے۔ کھانے میں مصروف رہے۔ اور اس طرف دیکھا نہیں۔ جب دیکھا۔ تو گٹھلیوں کا ڈھیر آپ کے سامنے لگا ہوا تھا۔

صحابہؓ نے مذاقاً حضرت علیؓ سے کہا۔ تم ساری کھجوریں کھا لی ہیں۔ یہ دیکھو ساری گٹھلیاں تمہارے آگے پڑی ہیں۔

حضرت علیؓ کی طبیعت

میں بھی مذاق تھا۔ چڑچڑا پن نہیں تھا۔ چڑچڑا پن ہوتا تو آپ صحابہؓ سے لڑ پڑتے اور کہتے کہ آپ مجھ پر الزام لگاتے ہیں یا مجھ پہ بدظنی کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ سمجھ گئے کہ یہ مذاق ہے جو ان سے کیا گیا ہے اب میری خوبی یہ ہے کہ میں بھی اس کا جواب مذاق میں دوں۔ آپؓ نے فرمایا آپ سب گٹھلیاں بھی کھا گئے ہیں لیکن میں گٹھلیاں رکھتا رہا ہوں اور ثبوت اس کا یہ ہے کہ گٹھلیوں کا ڈھیر میرے سامنے پڑا ہے۔ صحابہؓ پر یہ مذاق الٹ پڑا۔

پس اس قسم کی باتیں اپنی مجالس ہیں کی جا سکتی ہیں

خوش طبعی سے

اسلام روکتا نہیں۔ لیکن اگر ایسی باتیں بازاروں میں کی جائیں تو کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے اخلاق بلند نہیں ہوتے وہ مذاق بگاڑ کر کریں گے اور اگلا آدمی اور بگاڑے گا یعنی یہ مذاق بڑھتا جائیگا۔ اور لڑائی جھگڑے پہ منتج ہوگا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ایسی مجالس بازاروں میں نہ کیا کرو۔ کیونکہ تم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ کونسا شخص اس قابل ہے کہ تم اس سے مذاق کرو اور کونسا شخص تمہارے مذاق کو سمجھے گا نہیں۔ بعض دفعہ انسان کسی شخص سے ایسا مذاق کرلیتا ہے جو جائز ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ صحیح نہیں نکلتا سننے والے اس سے اور نتیجہ نکال لیتے ہیں۔

انشاءاللہ خاں انشاءؔ

ایک مشہور شاعر

گذرے ہیں۔ بادشاہ ان سے دوستانہ رنگ میں سلوک کرتا تھا۔ دربار میں مذاق کی بات ہوتی تو دوسرے لوگ اپنی طبیعت کو قابو میں رکھتے تھے۔ لیکن انشاءاللہ خاں انشاءؔ اپنی طبیعت کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ جلدی سے مذاق کا جواب دینے کی کوشش کرتے تھے اور یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ جواب مناسب حال ہو اور مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اتفاق سے بادشاہ لونڈی زادہ تھا۔ درباروں میں لوگ بادشاہوں کی خوشامدیں کرتے ہی ہیں۔ کسی شخص نے کہا فلاں شخص نجیب ہے۔ اس پر کسی درباری نے کہا ہمارے بادشاہ کیا کم نجیب ہیں۔ انشاءاللہ خاں انشاءؔ کو یہ عادت تھی کہ وہ چھلانگ مار کر آگے نکل جانا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے بادشاہ سب سے زیادہ شریف ہیں اور ان کے لئے

عربی کا لفظ "انجب"

استعمال کیا جو "نجیب" کا اسم تفضیل ہے اور اس کے عام معنے "سب سے بڑے شریف" کے ہیں اور انشاءاللہ خاں انشاءؔ نے ان معنوں کے لحاظ سے ہی بادشاہ کو "انجب" کہا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے بادشاہ لونڈی زادہ تھا اور اس لفظ کے دوسرے معنے لونڈی زادے کے بھی ہیں۔ عربی میں یہ لفظ لونڈی زادے کے لئے بطور طنز استعمال کیا جاتا ہے۔ عرب میں لونڈی زادے کو شریف خیال نہیں کیا جاتا تھا اس لئے طنزاً اسے انجب کہا جاتا تھا۔ بعض دفعہ بات کرلی جاتی ہے اور سننے والے کا ذہن اس طرف نہیں جاتا اس لئے اس کا برا اثر نہیں پڑتا۔ لیکن اس وقت درباروں میں علماء کی کثرت ہوتی تھی ان سب کا ذہن اسی طرف گیا کہ انجب کے معنے لونڈی زادے کے ہیں اس لئے اس شخص نے بجائے تعریف کے بادشاہ کی مذمت کی ہے۔ انشاءاللہ خاں انشاءؔ کی زبان سے انجب کا لفظ سن کر مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ اگر بات جاری رہتی تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اس خاموشی نے اس بات کو واضح کر دیا کہ "انجب" کے دوسرے معنے جو لونڈی زادے کے ہیں وہی استعمال کئے گئے ہیں۔ بادشاہ بھی سمجھ گیا کہ مجھے بھرے دربار میں

لونڈی زادہ کہہ کر

میری ہتک کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس نے انشاءاللہ خاں کو گرانا شروع کیا اور آخر رفتہ رفتہ اسے بالکل تباہ کر دیا۔ تو بعض طبائع مذاق میں ایک حد تک رک جاتی ہیں آگے نہیں جاتیں۔ لیکن بعض طبائع آگے نکل جاتی ہیں۔ اگر اس قسم کی باتیں برسرعام کی جائیں تو بعض لوگ حد سے گذر جاتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی طبیعت پر قابو نہیں ہوتا وہ آگے بڑھ جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہی مذاق جو شریعت کے لحاظ سے جائز تھا پھبتی اور تمسخر بن جاتا ہے اور دوسرے کے لئے ہتک کا موجب بن جاتا ہے۔ اس لئے شریعت نے بعض جائز چیزوں سے بھی روکا ہے۔ مثلاً ہر مسلمان جانتا ہے کہ بیوی سے پیار کرنا جائز ہے لیکن کیا شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ بیوی سے برسرعام پیار کیا جائے؟ ہرگز نہیں۔

قرآن کریم کہتا ہے

کہ جب تم میاں بیوی اکٹھے ہوتے ہو۔ جب تم دونوں بے تکلفی سے بیٹھے ہو اور کپڑے اتار دیتے ہو تو تمہارا اپنا بچہ بھی اس کمرہ میں داخل نہ ہو۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ بات جائز ہے لیکن اسلام نے اس کے ظاہر کرنے سے منع کیا ہے۔ اس لئے کہ بچہ میں یہ تمیز نہیں ہوتی کہ فلاں بات جائز ہے یا ناجائز وہ جب اپنے والدین کو آپس میں پیار کرتے دیکھے گا۔ تو وہ حد سے گزر جائے گا جو جائز نہیں ہوگا۔ پرائیویٹ مجالس میں ایک دوست دوست سے مذاق کرتا ہی ہے اور ایسی مجالس منعقد ہی اس لئے کی جاتی ہیں کہ خوش طبعی کا سامان ہو۔ لیکن اگر یہی مجالس بازاروں میں کی جائیں تو لازمی امر ہے کہ اسے بعض اس قسم کے لوگ بھی دیکھیں گے جو اس کے اہل نہیں ہوں گے کہ وہ سمجھ سکیں کہ

مذاق اور خوش طبعی

کی حد کیا ہے وہ آپ کو دیکھ کر ایسے مذاق کرنے لگ جائیں گے جو ناجائز ہوں گے۔ مثلاً ایک بچہ اگر اپنے ماں باپ کو آپس میں پیار کرتا دیکھے گا تو وہ اسے ایک عام چیز خیال کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ باہر نکل کر کسی لڑکی کو پکڑ لے اور اسے پیار کرنے لگ جائے اور کہے ایسا کرنا جائز ہے میں نے باپ کو ماں سے پیار کرتے دیکھا ہے۔ وہ یہ خیال نہیں کرے گا کہ میاں بیوی کو آپس میں پیار کرنے کا حق ہے دوسروں کو نہیں۔ اس طرح وہ حد سے گذر جائے گا۔ چونکہ اس قسم کی مجالس سے بہت سی خراب باتیں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے شریعت نے اس قسم کی مجالس کو بازاروں یا عام جگہوں پر منعقد کرنے سے منع کیا ہے جیسے کہا۔ اگر تم اپنی بیوی سے بے تکلفانہ لیٹے ہوئے ہو تو اس کمرے میں تمہارا اپنا بچہ بھی داخل نہ ہو۔

پس اگر تم نے ایسی مجالس کرنی ہوں تو اپنے گھروں پہ کیا کرو اور

شریعت کے قوانین

کی پابندی کی عادت ڈالو۔ تم بازار سے سودا خریدنے بے شک جاؤ۔ ریسٹورانٹ اور ہوٹلوں میں بے شک جائیے ہو اور کھانا کھاؤ۔ اسلام نے ایسے شاغل سے روکا نہیں۔ لیکن شریعت نے جن باتوں کو پرائیویٹ مجالس میں کرنے کے لئے کہا ہے انہیں عام نہ کرو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ چیز کسی کی سمجھ میں نہ آئے اور وہ اسے دیکھ کر حد سے گذر جائے یا دیکھنے والا عقلمند نہیں تو وہ اس سے برا نتیجہ اخذ کرلے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ اپنی کسی بیوی کے ساتھ باہر تشریف لے جا رہے تھے رات کا وقت تھا کہ آپ نے دو آدمیوں کو گذرتے دیکھا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ جب وہ ٹھہر گئے تو آپ نے فرمایا یہ میری بیوی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔

یا رسول اللہؐ

کون بدبخت ہوگا جو آپ پہ بدظنی کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا پھر بھی میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ میری بیوی ہے چنانچہ آپؐ نے پردہ اٹھا کر فرمایا دیکھو میری فلاں بیوی ہے۔ پھر دودھ کے رشتے ہیں ان کے متعلق وہی حکم ہے جو خونی رشتوں کے متعلق ہوتا ہے ہمارے گھروں میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض لڑکیاں جو دودھ کے ساتھ محرم ہوتی ہیں آتی ہیں اور مجھ سے مصافحہ کرتی ہیں۔ اگر اس وقت دوسری عورتیں موجود ہوں تو اس وقت بتانا پڑتا ہے کہ یہ لڑکی ہماری دودھ کی بیٹی ہے۔ اگر یہ نہ بتایا جائے کہ یہ دودھ کی رشتہ دار ہے تو دیکھنے والے کا ذہن فوراً اس طرف جائے گا کہ غیر محرم عورتوں سے مصافحہ جائز ہے۔ غرض ان باتوں سے غلط فہماں پیدا ہو سکتی ہیں اور ان کے بارہ میں

احتیاط سے کام لینا چاہیئے

میں اس بات کا قائل نہیں اور نہ اسلام اس کا حکم دیتا ہے کہ انسان رونی شکل بنالے۔ اسلام ہنسی مذاق کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس طرح کہ دوسرے لوگوں کو دھوکہ نہ ہو۔ عام مجالس میں ایسا کرنا مناسب نہیں۔ پھر گالی گلوچ پر اتر آنا اور لڑائی دنگا کرنا تو بہت نامناسب ہے فرض کرو تم نے ایک ہی دن لڑائی جھگڑا کیا اور اسی دن بعض لوگ تحقیقات کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے۔ تو تم نے بے شک ایک ہی دن لڑائی دنگا کیا۔ لیکن وہ لوگ تو پہلی دفعہ آئے تھے وہ آپ کو دیکھ کر یہی نتیجہ اخذ کریں گے کہ یہاں لوگ گند بولتے اور لڑتے جھگڑتے ہیں۔ پھر فرض کرو کہ تم نے گالی دی یا کسی کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال کیا اور بعد میں استغفار کیا۔ لیکن تمہارا استغفار کرنا انہوں نے تو نہیں سنا۔ پس ان چیزوں میں احتیاط اور پرہیز ہونا چاہیئے۔

خطبہ جمعہ سے قبل حضور نے

مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح

مکرمہ ناصرہ خاتون صاحبہ بنت محمد یونس صاحب بہ ملوی کے ساتھ بعوض ۱۵۰۰ روپیہ مہر پہ پڑھا اور فرمایا۔ باوجود اس کے کہ یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ جمعہ کے دن میں کسی کا نکاح نہیں پڑھوں گا میں اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں کیونکہ پاؤں میں درد کی وجہ سے میں دوسری نمازوں کے لئے مسجد میں نہیں آ سکتا پھر یہ نکاح ضروری بھی ہے۔ کیونکہ یہ ایسے شخص کا ہے جو قادیان سے تعلق رکھتا ہے یعنی ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم قادیان میں رہنے والوں کی دلجمعی کی پوری کوشش کریں ؛

درخواستہائے دعا

سید ظہور احمد شاہ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر پنجاب ویٹرنری کالج لاہور نو ماہ کیلئے بغرض سٹڈی ٹور پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے انگلستان جا رہے ہیں آپ لاہور سے $\frac{۹}{۵۲}$ ۔ ۲۰ کی صبح کو بذریعہ پاکستان میل عازم کراچی ہوں گے اور وہاں سے $\frac{۹}{۵۲}$ ۲۳ کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان کیلئے روانہ ہوں گے احباب ان کے بخیریت پہنچنے اور کامیاب وکامران واپسی کیلئے دعا فرمائیں

—— محترمہ مروانہ صاحبہ کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ ودرویشان قادیان ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم ملک، خلف غلام محمد صاحب لاہور

الفضل ۱۱ اگست ۵۲ء

روزنامہ پاکستان — قائداعظم لاہور

پاکستان — قائداعظم

اتحاد — تنظیم — یقین محکم

پاکستان اور قائداعظم کا نام باہم اس طرح پیوست ہے کہ اگر آپ پاکستان کہیں تو قائداعظم محمد علی جناح کی شکل آنکھوں میں پھرنے لگتی ہے اور قائداعظم کہیں تو پاکستان کا تصور ذہن میں رقص کرنے لگتا ہے۔

بیشک یہ ملک ہمیں اللہ تعالےٰ نے دیا ہے بیشک بہت سے مسلمانوں نے اس کے لئے بیشمار قربانیاں دی ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے حصول میں جو محنت استقلال اصول پرستی اور شغف قائداعظم کی ذات سے ظہور میں آیا ہے۔ اس کی مثال دنیا میں ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ اگر قائداعظم کو پاکستان کا بانی کہا جاتا ہے۔ تو اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں۔

قائداعظم نے جہاں پاکستان کے قیام کیلئے خون پسینہ ایک کر دیا۔ وہاں انہوں نے مسلمانوں کی کامیابی کا بھی ایک عظیم الشان اصول نہ صرف مسلمانان پاکستان کے سامنے بلکہ تمام مسلمان اقوام کے سامنے رکھا ہے۔

اتحاد۔ تنظیم۔ یقین محکم

یہ تین الفاظ دراصل قائداعظم کے اپنے بلند کردار کے سمبل ہیں۔ اور یہ کردار جسطرح پاکستان کے قیام کا باعث ہوا ہے۔ اسی طرح پاکستان اور تمام عالم اسلام کی نئی زندگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اسطرح پاکستان۔ قائداعظم اور اتحاد تنظیم اور یقین محکم ایک ہی چیز ہے۔

سنی شیعہ اتحاد کیلئے مشاورتی بورڈ

حکومت پنجاب نے شیعہ سنی مفاہمت کے لئے ایک مشاورتی بورڈ کی تشکیل کی ہے۔ جو دونوں فرقوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگا۔ اس بورڈ کا کام یہ ہوگا کہ وقتاً فوقتاً اجلاس منعقد کر کے دونوں فرقوں کے متنازعہ فیہ امور کو اخوت اور تعاون کی فضا میں حل کرنے کی کوشش کرے۔

شیعہ سنی کے تنازعات کو اس طرح حل کرنے کے لئے حکومت نے جو اقدام کیا ہے۔ موجودہ حالات میں بے شک قابل تعریف ہے اور ہمیں اس کی بڑی خوشی ہے۔ کیونکہ ہم اصولاً مانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں فرقہ پرستی کی بناء پر ہنگامہ آرائیاں اس کی بہبودی کے لئے سخت مہلک ہیں۔ تمام اخبارات نے یکزبان ہو کر اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور ہم بھی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے تو ہم سے بڑھ کر اس کی اور کسی کو خوشی نہیں ہوگی حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا معرض وجود میں آنا خود اس بات کی بین دلیل ہے کہ پاکستان کے آئندہ استحکام اور ترقی کی بنیاد اس پر ہے کہ یہاں کے تمام فرقوں میں اتحاد اور اتفاق کی روح قائم رہے۔ اور تمام فرقہ دارانہ شورشیں اور غوغا آرائیاں یکقلم ختم ہو جائیں۔ اگر قائداعظم جن کی برسی کل گیارہ ستمبر کو منائی جا رہی ہے اسی اصول کو بنیاد نہ بناتے اور تمام فرقوں کو ایک محاذ پر جمع نہ کرتے تو آج پاکستان کے کروڑوں انسانوں کا بھی وہی حال زار ہوتا جو بھارت کے بدنصیب مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ روزنامہ آفاق نے اسی ضمن میں جو نوٹ فرقہ دارانہ منافرت کے زیر عنوان لکھا ہے۔ اس میں کیا خوب کہا ہے

> "قیام پاکستان سے پہلے تو یہ بات سمجھ میں آ سکتی تھی کہ برعظیم ہند و پاکستان کے غیر ملکی حکمرانوں کی مصلحتوں کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان مختلف دھڑا بندیوں میں بٹے رہیں چنانچہ اس دور میں فروعی اختلافات کو ہوا دی جاتی رہی۔ لیکن اگر انگریز کے چلے جانے کے بعد پرانی لعنتیں باقی رہیں۔ تو یہ پاکستانی قوم کے لئے باعث شرم ہے
>
> کاش مسلمان یہ یاد کریں کہ جب تقسیم کے بعد ان پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا۔ تو کسی نے مسلمانوں پر ظلم کرنے سے پہلے یہ تمیز نہیں کی تھی کہ شیعہ کون ہے اور سنی کون۔
>
> ویسے بھی آج ملت اسلامیہ میں ایسے اختلافات کی موجودگی دوسرے اسلامی ملکوں میں پاکستانی مسلمانوں کا وقار خاک میں ملا دیگی
>
> (روزنامہ آفاق ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

معاصر نے آخر میں اخبارات کے لئے یہ نصیحت آموز فقرات بھی لکھے ہیں۔

> چونکہ رائے عامہ کو بنانے اور بگاڑنے میں اخبارات کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اگر تمام اخبارات یہ قطعی فیصلہ کر لیں کہ وہ آئندہ فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والوں کو پبلسٹی نہیں دیں گے۔ تو ایسے عناصر اپنے شرانگیز عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکینگے

معاصر کی یہ نصیحت آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ شرانگیز عناصر میں خود بعض اخبارات بھی شامل ہیں۔ ان کا کیا کیا جائے۔ مثلاً روزنامہ زمیندار ہے کہ وہ نہ صرف فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والوں کو پبلسٹی دیتا ہے بلکہ فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے کے لئے جھوٹی خبریں تراشتا ہے۔ اور نہایت بے شرمی سے ان کو پہلے صفحہ پر نہایت نمایاں طور پر شائع کرتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس ننگ صحافت اخبار کا مدیر مسئول پی۔ این۔ ای۔ سی کا صدر بھی ہے

انتہا یہ ہے کہ جو نوٹ شیعہ سنی بورڈ کے قیام کے متعلق روزنامہ زمیندار نے لکھا ہے۔ خود اسی نوٹ میں بھی اپنا ڈنک چبھونے سے باز نہیں رہا۔ لکھتا ہے۔

> "حکومت پنجاب کا یہ اقدام بے حد مستحسن اور دور اندیشانہ ہے۔
>
> پاکستان کے مسلمان اسوقت "مرزائیت" کے استیصال کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ اسلئے ضرورت اسبات کی ہے کہ وہ داخلی طور پر اپنی صفوں میں انتشار نہ پیدا ہونے دیں"

"میرزائیت" یعنی ایک نہایت قلیل جماعت کے استیصال کے لئے متحد ہو جانے کی خوشخبری مسلمانوں کی شجاعت کی کتنی شرمناک ہجو ہے پھر غور فرمایا جائے۔ کیا یہ سیاسی گرگٹ کل یہ نہیں لکھ سکتا۔

> "پاکستان کے مسلمان اس وقت "شیعیت" کے استیصال کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ اسلئے ضرورت اسبات کی ہے وغیرہ وغیرہ"

کیا اس طرح شیعیت کے بعد وہابیت۔ بریلویت وغیرہ وغیرہ یکے بعد دیگرے ہر فرقہ اسلام اس جھوٹے "مجاہد اسلام" کی شرانگیزی کا نشانہ نہیں بنے گا؟

ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا حکومت کے پاس اس چلتے پھرتے بولتے چالتے کوہ آتش فشاں کا خطرناک دہانہ بند کرنے کا کوئی سامان نہیں ہے؟۔ سوال یہ ہے کہ حکومت نے شرانگیزی کا لائسنس اس شخص کو کیوں دے رکھا ہے؟۔ کیا اس کو اس لئے لائسنس دے رکھا ہے کہ اسکے باپ کا بھی یہی پیشہ تھا۔ اور سوا افترا طرازی شرانگیزی فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے کے ان بیچارے باپ بیٹوں کی لیاقت کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے؟۔ کیونکہ ۱۹۰۷ء سے ان کا یہ کارخانہ کذب باقی قائم شدہ ہے؟۔ اس کا جواب یہ شخص شاید یہ دے گا کہ "مرزائیت" تو مسلمانوں کا کوئی فرقہ ہی نہیں۔ اور احراری اور مودودیئے بھی میرے ساتھ یہی کہتے ہیں عرض ہے کہ کیا ان لوگوں کا یہ ایمان (اگر ایسے لوگوں کا کوئی ایمان ہوتا ہے) نہیں ہے۔ کہ "شیعیت" مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں؟ ہمیں ان سب کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ مگر ہم انہیں چیلنج دیتے ہیں کہ کیا وہ مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر کہہ سکتے ہیں کہ "شیعیت" مسلمانوں کا کوئی فرقہ ہے شیعہ کا فرو مرتد نہیں؟

ہم روزنامہ آفاق کی اس اپیل پر جو اس نے ملک کے اخبارات سے کی ہے۔ صاد کہتے ہوئے تمام ان اخبارات سے عرض کرتے ہیں کہ اگر واقعی آپ نے شیعہ سنی بورڈ کی تشکیل پر دل سے اظہار مسرت کیا ہے۔ اور آپ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والے شرانگیز عناصر پاکستان سے نابود ہو جائیں۔ اور آپ ان کے خلاف مہم جاری کرنے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ تو پہلے گھر سے بسم اللہ کیجئے۔ اس سانپ کا سر سب سے پہلے کچلئے جس کی پھنکاریں ملک کی فضا کو سب سے زیادہ زہرناک کر رہی ہیں۔ یاد رکھئے جب تک آپ روزنامہ زمیندار کے مدیر مسئول کو مصفائے خون دوائیں پلا پلا کر صحت یاب نہ کر لیں گے آپ کی تمام سعی بیکار جائے گی۔ شرانگیزی کا یہ بہت بڑا منبع ہے۔ جس کو بند کرنا آپ کا پہلا فرض ہونا چاہیئے۔ اگر آپ اس منبع کو بند کر لیں اور اگر چاہیں تو بند کر سکتے ہیں۔ تو یقین جانئے ملک سے شرانگیزی ختم کرنے میں آپ سو میں سے ننانوے حصہ کامیاب ہو جائیں گے۔ مودودیئے اور احراریئے بھی ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے اور اس طرح سو فیصدی کامیابی آپ کی ہے

کل کی اشاعت میں روزنامہ زمیندار نے ایک خودتراشیدہ خبر محض فی سبیل اللہ احمدیت کے خلاف عوام میں منافرت پھیلانے کے لئے شائع کی ہے۔ جس کا ایک عنوان یہ ہے۔

> "مرزائیوں میں ایک تیسری جماعت کے قیام کے لئے مشورے"

ہم کہتے ہیں کہ کیا پاکستان کے اخبارات اتحاد و اتفاق کے نام پر ہمارے ساتھ مل کر اس اقدام پر یہ نعرہ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین

اگر آپ اتنا بھی نہیں کر سکتے تو لاکھ سنی

شذرات

کشمیر کے متعلق جماعت اسلامی کی پالیسی

مودودی صاحب نے چار سال پیشتر فرمایا تھا

"ذاتی طور پر میری اور بحیثیت مجموعی جماعت اسلامی کی مستقل پالیسی یہ ہے کہ ہم اپنے اصل مقصد یعنی نظام اسلامی کے قیام کے سوا کسی اور مسئلے کو اپنی جدوجہد کا محور نہیں بناتے دوسرے مسائل اگر پیش آتے ہیں تو ان پر زیادہ سے زیادہ بس اتنا ہی کیا جاتا ہے کہ ہم اپنے نزدیک جو کچھ حق سمجھتے ہیں اس کو بیان کر دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کی تبلیغ اور اسکے لئے جدوجہد نہ میں خود کرتا ہوں اور نہ جماعت کے لوگ"

(فتوائے کشمیر تسنیم ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء)

کشمیر اور دوسرے ملکی و سیاسی مسائل کے متعلق جماعت اسلامی کی مستقل پالیسی تو ہمارے سامنے کھل کر آگئی۔ مگر یہ کیا پالیسی ہے کہ ہمیں تو یہ کہا جاتا ہے اور ممالک عربیہ میں مولانا مودودی صاحب کے متعلق یہ پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔

"ھذا الامیر امیر الجماعۃ الاسلامیۃ یتولی امرھا و یقودھا الی میادین الجھاد"

(الجماعۃ الاسلامیہ ودعوتہا ص)

یعنی جماعت اسلامی کا امیر جماعتی ڈسپلن قائم کرتا ہے۔ اور میدان جہاد میں اس کی قیادت بھی کرتا ہے۔

کیا جماعت اسلامی کے زعما اس روش پر نظر ثانی فرمائیں گے؟

ربوہ کا عظیم الشان دماغ

مفکر احرار لکھتے ہیں:۔

"جس قدر روپیہ احراری مخالفت میں آج قادیانی خرچ کر رہے ہیں۔ اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے۔ وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو بل میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی تھا۔"

(مجاہد ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء)

اسی نظریہ کی تائید میں ایک احراری ٹریکٹ میں کہا گیا ہے۔

"ربوہ جہاں کے سازشی دماغ نے افتخار شیر خاں اور لیاقت علی جیسے بہادر اور ہمدرد ملت بزرگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔" (نمکحراموں کے کارنامے)

اس پروپیگنڈہ کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ باسٹھ سالہ الہامی پیغام ملاحظہ ہو جو اس "عظیم الشان دماغ" کی پیدائش سے بھی چار سال پہلے دیا گیا تھا۔ فرمایا۔

"وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔"

اگر ہمارے احراری بھائی ربوہ کے دماغ کو واقعی اس درجہ عظیم الشان سمجھتے ہیں۔ تو انہیں اس دماغ کی قیادت تسلیم کرنے سے ہرگز انکار نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ انسانی دماغ خدا کے ہاتھوں تیار ہوتا ہے۔ انگریز کی فیکٹریوں میں نہیں بنتا۔

برطرفی کا مطالبہ ذاتی رنجش پر مبنی ہے

جناب میکش صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا:۔

"میں نے وزیر اعظم سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ کسی بھی مرزائی ہندو عیسائی یا سکھ کو وزیر خارجہ بنا سکتے ہیں۔ لیکن چوہدری ظفر اللہ خاں کو نہ بنایئے"

(تسنیم ۲۵ اگست)

ثابت ہوا کہ چوہدری صاحب موصوف کی برطرفی کا مطالبہ "تحفظ ختم نبوت" کے باعث نہیں۔ محض ذاتی رنجش اور دلی کینہ کی وجہ سے ہے۔

قرآن سے کھلا مذاق

سورۂ فاتحہ میں ہمیں مغضوب اور ضالین کے رستہ سے بچنے کی جو دعا سکھائی گئی ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ کوئی شخص اگر ان راستوں پر چلیگا وہ لازماً مغضوب اور ضال بن جائے گا۔ اسی طرح اس نے جو ہمیں منعم علیہم کے رستہ پر چلنے کی دعا سکھائی اس سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص جو اس راستہ پر چلیگا منعم علیہ بن جائے گا۔

اس ناقابل تردید حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہمیں سورۂ نسا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منعم علیہم چار گروہ ہیں (۱) صالح (۲) شہید (۳) صدیق (۴) نبی تو کسی مسلمان کو یہ اقرار کئے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ اھدنا الصراط المستقیم کے ذریعہ امت میں صالحیت، شہیدیت اور صدیقیت کے علاوہ خود نبوت کے اجرا کی بھی دعا کی گئی ہے مگر لاہور کے ایک شہیر عالم نے ازراہ مذاق اس دعا کا یہ ترجمہ فرمایا ہے۔

"ہم اس رستے پر چلتے رہیں جو اللہ کا ہے نبیوں کا ہے۔ صدیقوں کا ہے شہیدوں کا ہے صالحین کا ہے"

پھر اپنے ترجمہ پر ہی یہ سوال اٹھایا ہے:۔

"ظاہر ہے کیا توحید کا درس دینے والا اللہ یہ ہدایت فرما سکتا ہے کہ مرد یہ دعا مانگے کہ اللہ مجھے اللہ بنا دے"

(زمیندار ۲۷ اگست)

اے کاش محترم مولانا اتنا ہی غور فرماتے کہ صراط مستقیم کی تشریح خود سورۂ فاتحہ میں ہی موجود ہے اور وہ یہ کہ الذین انعمت علیھم یعنی ان کا رستہ مراد ہے جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے کیا آپ جس خدا کی درگاہ میں دعا کرتے ہیں اس پر کسی اور "خدا" کا بھی انعام و اکرام ہوا کرتا ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو آپ اس خدا کے سامنے سجدہ ریز کیوں نہیں ہو جاتے؟ کیوں کسی اور کے دروازہ پر ناصیہ فرسائی کرتے ہیں؟

محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ابدی قائد اعظم ہیں

یہی مولانا فرماتے ہیں:۔

کہ خاتم النبیین کے بعد نبوت کیسی اور نبوت کی دعا کیسی؟

عرض ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ہی نہیں قائد اعظم بھی ہیں۔ چنانچہ آزاد لکھتا ہے۔

"ابدی قائد اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء)

فرمایئے! اگر رسول اکرم کی قیادت عظمےٰ کے باوجود ایک مسلمان قائد اعظم کہلا سکتا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سرتاج انبیا ہونے کی صورت میں کوئی مسلمان نبی کیوں نہیں کہلا سکتا۔ جس دن آپ قائد اعظم کو قائد اعظم کہنا چھوڑ دیں گے اس دن آپ کا حق ہوگا کہ ہم پر اعتراض کریں۔ مگر اس سے قبل نہیں۔

روس کی اسلام دشمنی

آزاد لکھتا ہے۔

"آج روس ہی سب سے بڑا مذہب دشمن ملک ہے۔ اور اشتراکیت ہی سب سے بڑا وہ نظریہ ہے جو اسلام سے ٹکرا رہا ہے۔" (آزاد ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء)

اب اس اخبار کا یہ بیان پڑھیئے۔

"روس کچھ ہی عقیدہ رکھتا ہو وہ کم از کم پاکستان کا دشمن نہیں۔ روسی بلاک بھی آجکل زبردست طاقت ہے۔ اس بلاک میں روس کے ہمراہ سب سے بڑی طاقت چین ہے۔ دونوں ہمارے قریبی ہمسائے بھی ہیں۔ ان کی ہمارے ساتھ کوئی دشمنی ہے نہ مخالفت"

"پاکستان ابھی وجود میں آیا ہے۔ اس کو ہر قسم کی مالی فنی ضروریات ہیں۔ وہ دوسرے ممالک کی طرح خود بھی روس سے اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے۔"

"ہمارے وزیر اعظم نے ایک دو بار وہاں جانے کا اعلان بھی کیا تھا مگر وہ نہ جا سکے۔"

(آزاد ۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء)

ایک طرف روس کی اسلام دشمنی کا اقرار دوسری طرف اس سے دوستی اور استمداد کا مشورہ دینا احرار کے اخلاق کی کتنی پستی پر دلالت کرتا ہے؟

خطرہ ناموس رسالت کو نہیں احرار کو ہے

کوثر لکھتا ہے۔

احرار اچھا ہوا سیاست سے ریٹائر ہو گئے۔ کیونکہ نئے دیس اور نئے حالات و مسائل کے اندر ان کے لئے اپنی راہ متعین کرنا جوئے شیر کو لانے سے زیادہ کٹھن تھا۔ یوں بھی عوام کو ان سیاسی یتیموں سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی لیکن اب جو احرار نے مرزائیوں پر توجہ دی ہے۔ وہ ان کے لئے نہایت مفید ہے۔" (۱۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

معلوم ہوا کہ خطرہ ناموس رسالت کو نہیں مجلس احرار کو ہے۔ اس لئے "سیاسی یتیم" مولانا اختر علی اور دیگر علما سے منتیں کرتے آرہے ہیں کہ:۔

"تقسیم کار کیجئے ہمیں اس میدان میں کام کرنے دیجئے آپ ملک و ملت کا دوسرا کام کیجئے۔ آپ حکم کریں ہم آپ کے خادم ہیں"

(آزاد ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

مگر اب تو احراری بچارے دل ہی دل میں اس غم سے گھلے جا رہے ہیں کہ مدت کے بعد ایک ہی کام تلاش کیا تھا کہ مولوی اختر علی صاحب درمیان میں آدھمکے۔

منظوری انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری اپریل ۵۳ء تک دی جاتی ہے۔ اس کے بعد یکم مئی ۵۳ء سے تین سال کے لئے نئے عہدہ دار منتخب ہوں گے۔ (ناظر اعلیٰ ربوہ)

(۱) ڈاور ضلع جھنگ

پریذیڈنٹ۔ بشیر محمد صاحب ولد چودھری مہتاب صاحب

(۲) جیمس آباد سندھ۔

پریذیڈنٹ۔ چودھری محمد خاں صاحب۔

سکرٹری مال۔ 〃 〃 〃 〃

سکرٹری تبلیغ:۔ عبد القادر خاں صاحب

〃 تعلیم وتربیت:۔ 〃 〃 〃 〃

〃 امور عامہ۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب۔

آڈیٹر:۔ 〃 〃 〃 〃

محاسب۔ محمد خاں صاحب۔

(۳) ڈگری سندھ

آڈیٹر:۔ چودھری شریف احمد صاحب C/O حکیم سردار محمد صاحب پریذیڈنٹ ڈگری۔

(۴) چک ۲۶۹ گ ب براستہ ڈجکوٹ ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ۔ چودھری نتھو خاں صاحب

(۵) گڈیالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ۔ قریشی محمد حسین صاحب مہاجر ساکن گڈیالہ ڈاکخانہ بھوپال والہ

سکرٹری مال۔ ماسٹر نور محمد صاحب۔

〃 تبلیغ۔ چودھری جیون ولد جھنڈو گوجر۔

〃 تحریک جدید:۔ ماسٹر نور محمد صاحب۔

〃 تعلیم وتربیت:۔ چودھری محمد اسماعیل صاحب ولد مولا بخش صاحب گوجر۔

سکرٹری امور عامہ۔ چودھری جیون ولد جھنڈو گوجر۔

〃 وصایا:۔ قریشی محمد حسین صاحب ساکن گڈیالہ متصل بھوپال والہ۔

(۶) کامونکی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

پریذیڈنٹ:۔ چودھری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ

سیکرٹری تبلیغ:۔ شیخ محمد امین صاحب امین آبادی۔

اسسٹنٹ 〃 〃 ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب تولیکی۔

سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ ماسٹر حمید اللہ خاں صاحب

اسسٹنٹ 〃 〃 〃 ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب تولیکی

سکرٹری امور عامہ:۔ چودھری رحمت علی صاحب

〃 مال۔ وصایا و تحریک جدید } سلطان محمود صاحب۔

(۷) شیخوپورہ خاص

سکرٹری مال۔ محاسب و امین۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب

سیکرٹری تحریک جدید۔ قریشی بشیر احمد صاحب

آڈیٹر:۔ چودھری عبد الوحید صاحب۔

(۸) کنجاہ۔ ضلع گجرات۔

پریذیڈنٹ۔ منشی احمد دین صاحب

نائب 〃 ملک محمد اسلم صاحب

سیکرٹری مال:۔ محمد صدیق صاحب۔

〃 تبلیغ۔ 〃 〃 〃 〃

(۹) چک ۱۰۷ R.B شرقی وغربی چودھری والہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ۔ چودھری اللہ دتا صاحب۔

سکرٹری مال۔ چودھری کمال الدین صاحب۔

(۱۰) باٹاپور۔ ضلع لاہور

پریذیڈنٹ:۔ خلیفہ عبد الوہاب صاحب۔

سکرٹری مال:۔ شیخ حیدر علی صاحب۔

〃 تعلیم وتربیت۔ چودھری عبد العزیز صاحب

〃 تبلیغ:۔ رشید احمد خاں صاحب۔

(۱۱) مگھیانہ۔ ضلع جھنگ۔

پریذیڈنٹ حلقہ محلہ بھبھڑانہ۔ شیخ محمد بشیر احمد صاحب پیٹرول ڈیلر مگھیانہ۔

پریذیڈنٹ حلقہ فضل سٹریٹ۔ سید حسن شاہ صاحب

〃 〃 مسجد احمدیہ۔ مولوی احمد دین صاحب مگھیانہ۔

پریذیڈنٹ حلقہ بابو والہ برجی والہ ماسٹر عبد العزیز صاحب ایم۔ اے۔

سکرٹری مال ومحاسب۔ محمد فاضل صاحب ہرل محلہ بھبھڑانہ شہر مگھیانہ

سکرٹری زکوٰۃ۔ ماسٹر محمد رمضان صاحب۔

(۱۲) جھنگ شہر۔

پریذیڈنٹ جھنگ شہر۔ میاں جیون خاں صاحب جھنگ شہر

سکرٹری مال وتبلیغ۔ ملک محمد فاضل صاحب ہرل محلہ بھبھڑانہ شہر مگھیانہ۔

(۱۳) ضلعوار نظام ضلع جھنگ۔

نائب امیر ضلع جماعت ہائے احمدیہ جھنگ شیخ محمد بشیر احمد صاحب پیٹرول ڈیلر مگھیانہ۔

سکرٹری تبلیغ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مشیران۔ (۱) چودھری محمد عبد العزیز صاحب ایم۔ اے (۲) ملک برکت علی صاحب۔ (۳) ہر دو مقامی مبلغین

اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ جھنگ۔ ماسٹر علی محمد صاحب

ایڈیشنل 〃 〃 〃 〃 〃 چودھری شاہ محمد صاحب

جائنٹ 〃 〃 〃 〃 〃 ماسٹر محمد رمضان صاحب

سکرٹری تبلیغ تحصیل شورکوٹ۔ حکیم عبد الرحمٰن صاحب شمسی شورکوٹ

〃 〃 〃 چنیوٹ:۔ ڈاکٹر فضل حق صاحب آف لالیاں

سکرٹری تعلیم وتربیت ضلع جھنگ مولوی احمد الدین صاحب مگھیانہ

〃 امور عامہ 〃 شیخ محمد بشیر احمد صاحب پیٹرول ڈیلر مگھیانہ

جائنٹ 〃 〃 〃 مہر نور سلطان صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل جھنگ

سکرٹری مال وتحریک جدید 〃 وصایا وزکوٰۃ } ملک محمد فاضل صاحب ہرل بھبھڑانہ۔ مگھیانہ۔

پرسنل اسسٹنٹ جماعت ہائے احمدیہ جھنگ } ملک محمد فاضل صاحب ہرل بھبھڑانہ مگھیانہ۔

قیمت اخبار "الفضل" ــــ خریداران نوٹ فرمالیں

پاکستان کیلئے

۲۴ روپے سالانہ یکمشت } ۷ روپے سہ ماہی یکمشت

۱۳ روپے ششماہی 〃 } -/۸/۲ روپے ماہوار 〃

شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی اس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

خطبہ نمبر کی قیمت پاکستان سے:۔ پانچ روپے سالانہ۔ تین روپیہ ششماہی۔ آٹھ آنہ ماہوار۔

سمندر پار سے:۔ ۳۳ روپیہ سالانہ۔ اس سے کم جو رقم آئے گی اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا

زکوٰۃ کی ادائیگی

کے لئے یہ خیال بالکل غلط ہے کہ ہمیشہ ماہ رجب میں واجب ہوتی ہے بلکہ جس ماہ میں کوئی شخص نصاب کا مالک ہوا ہے۔ جب تک وہ مالک نصاب رہے گا اسی ترتیب اور اسی ماہ سے اس کے سال کا شروع یا آخیر محسوب ہوگا اور انہی مہینوں میں اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ایک ضروری تصریح:۔ احباب مطلع رہیں کہ تجارت کے راس المال اور اس کے منافع پر جو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس میں سے وہ رقم منہا کی جانی چاہیئے جو گورنمنٹ نے اس تجارت پر بطور انکم ٹیکس وصول کر لی ہو۔ ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعا:۔ میرا چھوٹا بھائی خواجہ عبد الکریم عرصہ ایک ماہ سے ٹائیفائڈ سے جہلم میں بیمار ہے کمزور بہت ہو گیا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خواجہ عبد الحمید جودھا بلڈنگ لاہور

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتے روانہ فرمائیے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

خط وکتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

مینیجر الفضل

مذہبی معاملات میں عدم رواداری اسلامی تعلیم کی روح کے بالکل خلاف ہے

مشرقی بنگال کے مشہور روزنامہ آزاد کا ایک اداریہ

مشرقی پاکستان میں احرار نے احمدیہ جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رکھا ہے۔ اس کے متعلق مشرقی پاکستان کے اخبار جو رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ان مضامین کی جزئیات کس حد تک صحیح ہیں۔ یہ معاملہ درحقیقت خواجہ ناظم الدین صاحب اور ان کے اہل وطن کا ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس فتنہ نے کس طرح سارے ملک میں فساد اور اختلاف پیدا کر دیا ہے اور کس طرح ہر خیال کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے سچے بھی ہوں گے اور بعض مبالغہ کرنے والے بھی ہوں گے۔ مگر بہرحال نتیجہ ظاہر ہے (ادارہ)

روزنامہ آزاد مشرقی پاکستان (مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۵۲ء) رقمطراز ہے:-

کراچی کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ قانون اساسی کی سب کمیٹی میں فیڈرل کورٹ کے ججوں کے تقرر و اختیارات کے متعلق دوسرے ممبروں سے اختلاف کی وجہ سے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کمیٹی مذکور کی رکنیت سے استعفا دے دیا ہے اور تاحال واپس نہیں لیا۔ ایک اور خبر سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اختلاف ججوں کے صوبائی کوٹا کے تعین کے متعلق ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان جیسے بین الاقوامی شہرت والے قانون دان کا اس کمیٹی سے استعفا دے دینا واقعی ایک افسوسناک امر ہے۔ فی الواقعہ اگر کارکنان قضا کو کارکنان سیاست کے ماتحت رکھنے کا سوال ہی مابہ النزاع ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ قضا کی آزادی کے لئے ہر تدبیر کا عمل میں لانا ملک کے امن۔ انتظام اور ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ہمیں امید ہے کہ قانون اساسی کی تشکیل کرنے والی سب کمیٹی اور مجلس وزراء کے ممبران اس بارے میں بہت ہوشیاری سے کام لیں گے۔ کیونکہ قوم کی بہتری اسی پر موقوف ہے۔

اسی ضمن میں ہم کراچی سے آئی ہوئی کچھ اور خبروں کی طرف بھی قارئین کو توجہ دلاتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فریق کراچی میں ایک جگہ متواتر دو دن سے اپنا (سالانہ) جلسہ کر رہا ہے۔ اور ایک اور فریق کے لوگ جلسہ گاہ پر حملہ کر کے روک ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسرے دن وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تقریر کر رہے تھے کہ عین اسی وقت دوسرے فریق نے گڑبڑ ڈالنے کے لئے حملہ کر دیا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس سے بعض لوگوں کی بے صبری اور عدم رواداری ہی ثابت ہوتی ہے۔ کسی معاملے میں خاص کر مذہبی معاملات میں عدم رواداری اسلامی تعلیم کی روح کے بالکل خلاف ہے۔ پاکستان اور اسلامی دنیا کے کسی کونے میں بھی ایسی ذہنیت کا وجود بڑے اچنبھے کی بات ہے۔ ان دنوں جبکہ تمام اسلامی دنیا کے اتحاد کے خواب کو امر واقعہ اور حقیقت مشہودہ بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ایسے نازک وقت میں فرقہ وارانہ مناقشات کو ہوا دینا اتحاد و یگانگت کی تمام تدبیروں کو ملیامیٹ کرنے کا موجب ہوگا۔ جب مسلمان کے لئے غیر مذاہب کے لوگوں کو محض اختلاف عقائد کی بناء پر تکلیف دینا اسلامی شریعت میں ناجائز ہے۔ تو خود کسی مسلمان کو اختلاف عقائد کی وجہ سے کوئی دکھ یا تکلیف دینا کہاں جائز ہو سکتا ہے؟ اختلاف خواہ کسی وجہ سے بھی ہو جنگل کا قانون یعنی یہ دستور کہ اپنی دادرسی آپ ہی کر لو اور جس سے اختلاف ہو اسکو مار کر تباہ کر دو قومی ترقی کے لئے ایک بہت بڑی سدراہ ہے۔ آج پاکستان کے ہر مرد اور ہر عورت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلمان اپنے علم و عمل اور ریاضت ہی کے ذریعے سے دوسروں کو ختم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر مصدق کے حالیہ بیان پر لندن میں مایوسی

لندن ۱۰ ستمبر۔ اگرچہ ایران کے مخلوط تیل کمیشن کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر مصدق اینگلو امریکی تجاویز کے جواب میں متبادل تجاویز مجلس میں بحث کے بعد پیش کریں گے۔ لیکن لندن کے اخبارات نے ڈاکٹر مصدق کے اس بیان پر جس میں انہوں نے مغربی تجویز کو مسترد کرنے کی وجہ بیان کی تھی۔ تبصرہ کرتے ہوئے ناامیدی کا اظہار کیا ہے۔ ابھی تک باور کیا جا رہا ہے کہ ایرانی جواب میں یا تو امریکہ سے ہنگامی دور کے لئے بہت بڑی رقوم بطور امداد طلب کی جائیں گی۔ تاکہ اشتراکی انقلاب کو روکا جا سکے یا ایسے انتہائی مطالبات کئے جائیں گے

برطانیہ کی نئی دفاعی سکیم — جدید ترین ہتھیاروں کی تیاری تیز تر کر دی جائے گی

لندن ۱۰ ستمبر۔ توقع ہے کہ مسٹر چرچل موسم خزاں میں برطانیہ کا جدید دفاعی پلان دارالعوام میں پیش کریں گے اس کے تحت اسلحہ بندی کا رخ جدید ترین ہتھیاروں کی طرف پھیر دیا جائیگا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر میدان جنگ کے سارے نقشے میں بنیادی تبدیلیاں ہو جائیں گی۔ مختلف محکموں کے افسران بالا ترمیم شدہ پروگرام ایک ماہ کے عرصہ میں کابینہ کے روبرو پیش کرنے کے لئے مکمل کر رہے ہیں۔

ایٹمی ہتھیاروں کی مار اور کارکردگی وسیع ہو چکی ہے۔ اور نئی قسم کے طیاروں کی مدد سے فضائی جنگ اور دفاع کی نوعیت بدل رہی ہے۔ خودبخود کام کرنے والے راکٹ اور ریڈیائی ہتھیار کافی مقدار میں تیار ہو رہے ہیں۔ اور آبدوزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نئے نئے طریقے وضع کئے جا رہے ہیں۔

ان ترقیوں کی روشنی میں دفاعی منصوبے بنانے والے نیا رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ اور اتحادی فوجی حلقوں میں ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ فوجیوں کو ہر وقت مستعد اور پوری طرح مسلح رکھنے کا انتظام کیا جائے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو ریزرو فوجیوں کی تعداد کو بہت زیادہ کم کر دیا جائے گا۔

مصر کے زرعی نظام میں فوری تبدیلی سے قومی اقتصاد کو نقصان پہنچے گا!

لندن ۱۰ ستمبر قاہرہ سے "فنانشل ٹائمز" کے نامہ نگار نے اس اندیشے کا اظہار کیا ہے۔ کہ زرعی اصلاحات کے ذریعہ مصر کے زرعی نظام میں فوری تبدیلی سے ملک میں کپاس کی پیداوار کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ فوج کے جوشیلے پروگرام سے بھی ملکی اقتصاد کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ حالانکہ ملک کپاس کی کساد بازاری اور وفد پارٹی کے اسراف کے اثرات سے ابھی پوری طرح نجات حاصل نہیں کر سکا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ علی ماہر کے وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے مستعفی ہونے کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں اندیشہ تھا کہ اراضیات کی جلد باز تقسیم سے کپاس کی پیداوار کو بہت نقصان پہنچے گا۔ اور اگر مصری روئی کی کوالٹی یا پیداوار میں فرق آ گیا۔ تو ملک کی تجارت پر اس قدر برا اور تباہ کن اثر پڑے گا۔ کہ مصر اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے جدید سامان درآمد نہیں کر سکے گا اور یہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ ان خطرات کی بناء پر مصر میں غیر ملکی تاجروں وغیرہ کو بھی تشویش لاحق ہو رہی ہے (رشان)

جاپانی کپڑا لنکا شائر میں کساد بازاری پیدا کر دیگا

مانچسٹر ۱۰ ستمبر۔ سوتی کپڑے وغیرہ کے تاجروں کو اشتباہ کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر نو آبادیات میں ترجیحات کو ترک کر دیا گیا۔ تو کم قیمت جاپانی کپڑے کا ایک سیلاب امڈ پڑے گا۔ جس سے ایسی کساد بازاری پیدا ہو جائیگی۔ جو لنکا شائر

ایٹمی ذخائر کی حفاظت کے انتظامات

سڈنی ۱۰ ستمبر۔ جنگلات میں اپنے قیمتی یورینیم کے ذخائر کو محفوظ رکھنے کے لئے حکومت آسٹریلیا کی طرف سے شمالی علاقوں میں مزید سکیورٹی افسران بھیجے جا رہے ہیں۔ اور بعض علاقوں کو تو خاص طور پر محفوظ علاقے قرار دیا جا رہا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ یہ ہے۔ کہ ارباب اختیار کو سمندر پار کے حملہ کی نسبت اندرونی یا پانچویں کالم والوں کی طرف سے زیادہ اندیشہ ہے۔ (راشاد)

مراکش کا مسئلہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکا ہے

نیویارک ۱۰ ستمبر۔ ۱۳ عرب ایشیائی ممالک کی طرف سے جس مراسلہ میں مسٹر ٹریگولی سے درخواست کی گئی تھی کہ مسئلہ مراکش کو جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ وہ انہیں موصول ہو چکا ہے۔ اس کے بعد تفصیلی یادداشت بھی ارسال کی جائے گی جس میں مراسلہ کے جملہ نکات کی وضاحت ہوگی۔

اس یادداشت کو پاکستان بھارت۔ انڈونیشیا عراق اور مراکش کے نمائندوں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مرتب کر رہی ہے۔ اس کا مسودہ کل تک مکمل ہو جائے گا۔

مراکش کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ مراکش کا مسئلہ بین الاقوامی نوعیت اختیار کر چکا ہے اور مراکش میں امریکی اقتصادی اداروں کے متعلق بین الاقوامی عدالت کے حالیہ فیصلہ سے بھی مراکش کا کیس مضبوط ہو گیا ہے۔ ترجمان نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ عرب ایشیائی ممالک اس وقت تک ان کی حمایت و اعانت کریں گے۔ جب تک کہ مراکش کو مکمل آزادی نہ مل جائے۔ (رسٹار)